دوم

چمن اسلام

مرکزی جمعیت اہلِ حدیث ہند

ابتدائی دینی تعلیم کا سلسلہ

چمن اسلام

حصہ دوم

شائع کردہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

سال طباعت : 2015
تعداد : ۲۰۰۰۰ (دس ہزار)
قیمت 26/-
مطبع: بھارت آفسٹ، دہلی-۶

ملنے کا پتہ
مکتبہ ترجمان
۴۱۱۶، اہل حدیث منزل، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی-۱۱۰۰۰۶
فون نمبر: 011-23273407, 23242263
ٹیلی فیکس: 011-23246613
ویب سائٹ: www.ahlehadees.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کی تعریف

اللہ کی بڑی شان ہے۔ وہ بڑا مہربان اور رحمت والا ہے۔ اس کے ہم پر بڑے بڑے احسان ہیں۔ اس نے اپنی مہربانی سے ہم کو بڑی بڑی نعمتیں دی ہیں۔ ذرا اپنے بدن ہی کے حصوں کو دیکھو۔

(۱) خدا نے ہم کو دو آنکھیں دی ہیں۔ جن سے چیزوں کی رنگت اور شکل نظر آتی ہے۔

(۲) خدا نے ہم کو دو کان دیئے ہیں۔ جن سے آواز سنائی دیتی ہے۔ بادل کا گرجنا۔ چڑیوں کا چہچہانا۔ آدمیوں کا بولنا۔ ہاتھی کا چنگھاڑنا۔ گھوڑے کا ہنہنانا۔ گھنٹے کا بجنا۔ ریل کی سیٹی۔ یہ سب ہم اپنے کانوں سے سنتے ہیں۔

(۳) ہم ناک سے سونگھتے ہیں۔ سونگھنے سے خوشبو، بدبو معلوم ہو جاتی ہے۔ بدبو سے ہم کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اللہ نے ناک اسی لیے دی ہے۔ کہ ہم بدبو سے بچیں۔ اور خوشبو سے فائدہ اٹھائیں۔

(۴) خدا نے ہم کو زبان دی۔ زبان سے ہم بولتے ہیں۔ اسی زبان سے ہم چیزوں کو چکھتے ہیں۔ چکھنے سے چیز کا مزہ معلوم ہوتا ہے۔ کوئی چیز پھیکی ہے، کوئی کڑوی، کوئی میٹھی اور کوئی کھٹی۔ اگر زبان میں یہ قوت نہ ہوتی تو

بدمزہ اور خوش مزہ چیزوں میں ہم تمیز نہیں کر سکتے تھے۔

(۵) خدا نے ہم کو کیا ہی اچھے دو ہاتھ دیئے ہیں۔ جن سے ہم چیزوں کو چھوتے، ٹٹولتے، پکڑتے، اٹھاتے، پھینکتے اور اچھالتے ہیں۔ چھونے سے ہم کو چیزوں کی سردی، گرمی، سختی، نرمی، کھردرا پن اور صفائی معلوم ہوتی ہے۔ ہم اپنے ہاتھوں سے کھانا کھاتے، کپڑا بنتے اور گھر بناتے ہیں۔ انگلیوں سے ہم سیتے اور لکھتے ہیں۔ ناخن سے کھجلاتے اور گرہ کھولتے ہیں۔

(۶) خدا نے ہم کو دو پاؤں دیئے ہیں۔ ہم پاؤں پر سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور پھر چلتے ہیں، دوڑتے ہیں، اور کودتے ہیں۔

(۷) خدا نے ہمارا قد سیدھا اور سر اونچا بنایا ہے۔ جانوروں کی طرح جھکا ہوا نہیں ہے۔ اللہ نے ہمارے دماغ میں عقل، سمجھ بوجھ کی قوت رکھی ہے۔ عقل ہی سے ہم اچھے برے کو جانتے۔ اور نفع نقصان کو سمجھتے ہیں۔



سوالات

۱۔ آنکھ، کان، ناک سے ہم کیا کام لیتے ہیں؟
۲۔ زبان، ہاتھ، پاؤں سے ہم کیا کرتے ہیں؟
۳۔ عقل، سمجھ بوجھ بدن کے کس حصہ میں ہے؟
۴۔ ان چیزوں کا پیدا کرنے والا کون ہے؟
۵۔ عقل کس کام آتی ہے؟

خدا کی شان

اے زمین آسمان کے مالک
ساری دنیا جہان کے مالک

تیرے قبضے میں سب خدائی ہے
تیرے ہی واسطے بڑائی ہے

تو ہی سب کا ہے پالنے والا
کام سب کے نکالنے والا

بھوک میں تو ہمیں کھلاتا ہے
پیاس میں تو ہمیں پلاتا ہے

آنکھ دی تو نے دیکھنے کے لئے
کام کرنے کو ہاتھ پاؤں دیئے

بات کے سننے کو دیئے دو کان
بات کہنے کو تو نے بخشی زبان

دن بنایا کمائی کرنے کو
رات دی تو نے نیند بھرنے کو

آئی موسم سے تنگ جب خلقت
تو نے موسم کی دی بدل صورت

گرمیاں ہوگئیں اجیرن جب
تو نے برسات بھیج دی یارب

سب کے گرمی سے تھے خطا اوسان
مینھ برسنے سے آئی جان میں جان

گئے جب مینھ سے لوگ سب گھبرا
حکم سے تیرے چل پڑی پچھوا

یا تو تھیں ساری چیزیں سیل رہیں
یا رہا سیل کا نہ نام کہیں

جاڑا آ پہنچا اور گئی برسات
دم کے دم میں پلٹ گئے دن رات

پھر لگی پڑنے جب بہت سردی
مشکل آسان تو نے پھر کر دی

جاڑا آخر ہوا اور آئی بہار
جنگل اور ٹیلے ہوگئے گل زار

تو یوں ہی رت پہ رت بدلتا رہا
یوں ہی دنیا کا کام چلتا رہا

کیں سدا تو نے مشکلیں آساں
تیری مشکل کشائی کے قرباں

«حالی»

الفاظ	معانی
خلقت	مخلوق، دنیا کی سب چیزیں
اجیرن	برداشت سے باہر
اوسان خطا ہونا	ہوش وحواس کا بے قابو ہونا، پریشان ہونا
سیل	تری، نمی، بھیگی ہوئی
گلزار	پھولوں سے بھرے ہوئے
رُت پہ رُت	موسم پر موسم
سدا	ہمیشہ
مشکل کشائی	مصیبت اور پریشانی کو دور کردینا
قربان	فدا ہونا، اللہ کی رضامندی پر جان دے دینا

سوالات

۱۔ آسمان، زمین، کا مالک کون ہے؟
۲۔ دنیا کی سب چیزیں کس کے قبضہ میں ہیں؟
۳۔ جاڑا، گرمی، برسات، یہ موسم کون بدلتا ہے؟
۴۔ گرمی کے بعد کون سا موسم آتا ہے؟
۵۔ برسات کب ہوتی ہے؟
۶۔ جنگل اور ٹیلوں پر پھول کب کھلتے ہیں؟
۷۔ مشکلوں کا آسان کرنے والا کون ہے؟

کلمۂ شہادت

اللہ پاک نے ہم کو پیدا کیا۔ اور اپنی مہربانی سے ہمارے آرام اور زندگی کا سب سامان بھی کر دیا۔ کھانے کے لئے قسم قسم کے اناج، جیسے گیہوں، جو، چاول، چنا، مٹر، جوار، باجرا وغیرہ پیدا کیے۔ پیاس لگے تو پینے کے لئے لذیذ اور ٹھنڈا پانی دیا۔ ہمارے ہی فائدے کے لئے آگ بنائی۔ ہوا کو پیدا کیا۔ غرض دنیا کی ہر چیز ہمارے کام اور مطلب کی بنائی ہے۔

اتنا ہی نہیں بلکہ اللہ نے اپنی مہربانی سے ہم کو یہ بھی بتایا کہ ہم ان چیزوں کو کس طرح اپنے کام میں لائیں۔ جس سے ہم دنیا میں بھی عزت سے رہیں اور آخرت میں بھی جنت ملے۔ اللہ پاک نہ بتاتے تو ہم نہ جانتے کہ ہمارا کون سا کام اچھا ہے اور کون سا کام بُرا ہے۔ ہمارے کس کام سے وہ خوش ہیں اور کس کام سے ناخوش۔

اچھے اور بُرے کاموں کو سمجھانے اور ان کی پہچان بتانے کے لئے اللہ پاک نے بہت سے نبی بھیجے۔ ان میں سب سے آخری نبی ہمارے حضرت محمد ﷺ ہوئے ہیں۔

ہمارے حضرت نے جن جن باتوں کی ہم کو تعلیم دی ہے۔ اور اچھائی برائی کے پہچاننے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کا جو راستہ بتایا ہے۔ ان سب باتوں کی

جڑ اور بنیاد کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت کو جاننا زبان سے اس کا اقرار کرنا اور دل سے اس کا مان لینا ہے۔ کلمۂ طیبہ کو تو تم اس کتاب کے پہلے حصہ میں جان چکے ہو۔ اب کلمۂ شہادت کو سمجھو۔ کلمۂ شہادت یہ ہے۔

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾

اس کلمہ کو اور اس کے معنیٰ و مطلب کو زبانی یاد کرو۔ اس کے معنی یہ ہیں۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا ایسا نہیں
ہے جس کی عبادت کی جائے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں
کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

گواہی اس بات کی دی جاتی ہے۔ جس کو آدمی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ یا سننے کی بات ہو تو خود اپنے کانوں سے سنا ہو۔ جیسے تمہارے مدرسہ کے دو لڑکوں انور اور اکرم میں جھگڑا ہوا۔ انور نے استاد جی سے جا کر شکایت کی۔ کہ اکرم نے میرا چاقو لے لیا ہے۔ اور گواہی میں تم کو پیش کر دیا۔ اور استاد جی نے تم کو گواہی دینے کے لئے طلب کر لیا۔

اگر تم نے اکرم کو چاقو لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور نہ کبھی اکرم نے تمہارے سامنے اس کا اقرار کیا۔ تو کیا تم اس معاملہ میں گواہی دو گے؟ .... ہرگز نہیں۔ اور اگر تم سے استاد جی پوچھیں کہ کیا تم کو یقین ہے کہ اکرم نے انور کا چاقو لیا ہے؟ تو تم یہی کہو گے کہ نہیں۔ مجھ کو اس کا یقین نہیں ہے۔ کیوں کہ نہ میں نے لیتے ہوئے دیکھا ہے اور نہ اس کا اقرار کرتے ہوئے اکرم سے کچھ سنا ہے۔ معلوم ہوا کہ گواہی اسی بات کی دی جاتی ہے جس بات کا آدمی کو پورا اور پکا یقین ہو۔

بس اس کلمۂ شہادت میں گواہی دینے کا یہی مطلب ہے۔ کہ ہم کو اس بات کا پورا اور پکا یقین ہے کہ ________

۱۔ اللہ تعالیٰ موجود ہے۔

۲۔ وہ ایک ہے۔

۳۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا عبادت اور بندگی کے لائق نہیں ہے۔

۴۔ محمد ﷺ اس کے بندے ہیں۔

۵۔ محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔

مسلمان کلمۂ شہادت کی ان پانچ باتوں کو مانتا ہے۔ جو ان باتوں کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں ہے۔



سوالات

۱۔ نبیوں کو اللہ نے کس لئے بھیجا۔ ان سے ہم کو کیا معلوم ہوا؟

۲۔ ہمارے حضرت نے جو باتیں بتائی ہیں ان کی بنیاد کس کلمہ پر ہے؟

۳۔ کلمۂ شہادت کس کو کہتے ہیں؟

۴۔ کلمۂ شہادت میں کس بات کی گواہی دی جاتی ہے؟ اور وہ کل کتنی ہیں؟

۵۔ گواہی دینے کا کیا مطلب ہے؟

اللہ تعالیٰ موجود ہے

دیکھو شام کے وقت جب سورج چھپ جاتا ہے۔ دن کی روشنی غائب ہوجاتی ہے۔ اور ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے۔ جب تک لالٹین یا بجلی وغیرہ نہ جلائی جائے۔ گھر میں اندھیرا ہی رہتا ہے، لالٹین خود بخود نہیں جل جاتی۔ اور نہ گھر میں روشنی آپ سے آپ پیدا ہوتی ہے۔

تو بھلا بتاؤ کہ سورج جس کی روشنی سے دنیا میں اجالا ہوتا ہے۔ وہ آپ سے آپ کیسے پیدا ہوجائے گا۔ اس کا جلانے والا اور اس کو روشنی دینے والا بھی کوئی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

تم روزانہ اپنے گھر میں دیکھتے ہو کہ جب تک آگ جلا کر کھانا نہ پکایا جائے۔ اس وقت تک کھانا پک کر تیار نہیں ہوتا۔ تو بتاؤ کہ وہ لکڑی جو آگ میں جلائی جاتی ہے۔ وہ آٹا جس کی روٹی پکتی ہے۔ وہ چاول اور گوشت و ترکاری جو تم کھاتے ہو۔ یہ سب چیزیں آپ سے آپ کیسے بن گئیں اور خود بخود کیسے تیار ہوگئیں؟ ظاہر ہے ان سب چیزوں کا بنانے اور پیدا کرنے والا انسان نہیں بلکہ کوئی اور ذات ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

اگر تم کو یہ خیال ہو رہا ہو کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو تو دیکھا نہیں بغیر دیکھے کیسے مان لیں کہ وہی ان سب چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے؟ تو ذرا یہ بتاؤ کہ یہ کتاب جو تم پڑھ رہے ہو۔ اس کاغذ کو جس نے بنایا ہے کیا اس کو تم نے دیکھا ہے؟ کیا بغیر

دیکھے تم نہیں مانتے کہ اس کا بنانے والا کوئی ہے؟

یہ کپڑے جو تم پہنے ہوئے ہو۔ کیا اس کے بننے والے یا اس کا سوت اور دھاگا بنانے والے کو تم نے دیکھا ہے۔ جس مشین سے یہ کپڑے سیئے گئے ہیں کیا اس مشین کے بنانے والے کو تم نے دیکھا ہے؟

کبھی سائیکل چلتے ہوئے، موٹر دوڑتے ہوئے اور ہوائی جہاز اڑتے ہوئے بھی تم نے دیکھا ہوگا۔ تو کیا ان کے بنانے والوں کو بھی دیکھا ہے؟ اگر نہیں دیکھا۔ تو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان کا بنانے والا کوئی نہیں ہے؟ پھر ضرور یہی کہو گے کہ اگرچہ ہم نے ان چیزوں کے بنانے والوں کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم کو یقین ہے۔ کہ ان چیزوں کے بنانے والے ضرور ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ہمیں اس کا بھی یقین ہے۔ کہ ان کے بنانے والے بڑے سمجھ دار، عقل مند اور سوجھ بوجھ والے ہیں۔ ہماری عقل یہی کہتی ہے۔

بس اسی طرح ہماری عقل یہ بھی کہتی ہے۔ کہ آسمان، زمین، سورج، چاند، تارے، ہوا، پانی، انسان، قسم قسم کے جانور، پھل، پھول وغیرہ بے شمار چیزیں جن کو ہم دیکھ رہے ہیں۔ ان کا بنانے والا بھی کوئی ضرور ہے۔ اور اس کو ہم نے اپنی آنکھوں سے اگرچہ نہیں دیکھا ہے لیکن یہ بات کسی طرح سمجھ میں نہیں آتی کہ ان کا کوئی بنانے والا نہ ہو۔ ان کا بنانے والا، ان کو پیدا کرنے والا ضرور کوئی ہے۔ اور ہماری عقل یہ بھی فیصلہ کرتی ہے۔ کہ ان چیزوں کو بنانے اور پیدا کرنے والا ایسا نہیں ہوسکتا جو بے جان و بے سمجھ ہو۔ کمزور اور محتاج ہو۔ بلکہ وہ تو ایسا ہونا چاہیئے جو خود زندہ ہو۔ اور دوسروں کو زندگی دینے والا ہو۔ جو ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے۔ اس کے علم اور سمجھ بوجھ کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے۔ اس کی طاقت اور قوت سب پر غالب ہو۔ اس کے سب محتاج ہوں۔ وہ کسی کا محتاج نہ ہو۔ کمزور نہ ہو۔

نہ کسی کام کے کرنے سے عاجز ہو۔ وہ بالکل بے عیب ہو۔ سب سے بڑا اور سب پر حاکم ہو۔ پس ایسی ہی ذات کا نام اللہ اور خدا ہے۔ یہی اللہ ہے جس کے نہ بیوی بچے ہیں اور نہ ماں باپ، اس نے سب کو پیدا کیا، اس کو کسی نے نہیں پیدا کیا۔



سوالات

۱۔ "اللہ تعالیٰ موجود ہے۔" اس کی دلیل سمجھاؤ؟
۲۔ اللہ یعنی اس دنیا کے پیدا کرنے والے میں کیا کیا صفات ہونی چاہئیں؟
۳۔ ان چیزوں کا بنانے والا کوئی انسان، یا کوئی درخت یا پتھر کیوں نہیں ہوسکتا؟
۴۔ کیا کوئی عقل مند اور ہوشیار انسان گیہوں کا دانہ یا چنا بنا سکتا ہے؟

سب آؤ مل کر سوچیں

یہ رات دن کی آمد شام و سحر کا جانا
یہ تیزگام دریا یہ صاف صاف چشمے
پیدا ہوئے ہیں یوں ہی؟ ہرگز نہیں ہے ایسا
ہے کوئی ایک بے شک
جس نے کیا ہے پیدا
سوچو مرے عزیزو

یہ نرم نرم سبزہ یہ سبز سبز پتے
موتی کے مثل شبنم ہلکے لطیف جھونکے
خود ہوگئے ہیں پیدا ہرگز نہیں ہے ایسا
ہے کوئی ایک بے شک
جس نے کیا ہے پیدا
سوچو مرے عزیزو

بادِ سحر کے جھونکے یہ بھینی بھینی خوشبو
یہ مسکراتی کلیاں یہ چہچہاتی چڑیاں
پیغام دے رہی ہیں جاگو سحر ہے جاگو
ہے کوئی ایک بے شک

لو نام اس کا اٹھ کر
جس نے کیا ہے پیدا
تخییل کی بلندی   عقل و دماغ روشن
یہ بولنے کی طاقت   یہ سوچنے کی قوت
ہے کون ان کا خالق   یہ سب اسی کی رہ میں
قربان کیوں نہ کردیں
آجاؤ اب تو مل کر
سب اس کا گیت گائیں



الفاظ	معانی
سحر	رات کا آخری حصہ
تیزگام	خوب زور سے چلنے والا
چشمہ	زمین یا پہاڑ سے جو پانی اُبل کر بہتا ہے اس کو چشمہ کہتے ہیں
لطیف	ہلکا
بادِسحر	صبح کے وقت کی ہوا
بھینی بھینی	ہلکی ہلکی، تھوڑی تھوڑی
تخییل	سوچنا، غور کرنا

سوالات

۱۔ شروع کے شعروں میں اللہ کے موجود ہونے کو کس طرح بیان کیا گیا ہے؟
۲۔ کس شعر میں کلیوں اور چڑیوں کو اللہ کے ہونے کی دلیل بتایا ہے اور کس طرح بتایا ہے؟
۳۔ ایسے اللہ کے ساتھ ہم کو کیا کرنا چاہیے؟

توحید باری تعالیٰ

تم کو یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ کہ اللہ اور خدا اس ذات کا نام ہے جو سب پر حاکم ہو۔ اور سب پر غالب ہو۔ سب اس کے محتاج ہوں۔ اور وہ محتاج نہ ہو۔ نہ وہ کسی سے کمزور ہو۔ اس کے ارادے کو کوئی روک نہ سکے۔ وہ کسی کام کے کرنے سے عاجز نہ ہو۔

بچو! اب تم خود سمجھ سکتے ہو کہ ایسی ذات تو بس ایک ہی ہو سکتی ہے۔ سب سے بڑا، سب کا حاکم اور سب کا مالک تو ایک ہی ہو سکتا ہے۔ اگر دو شخص بھی ایسے ہوں کہ ان صفتوں میں برابر ہوں تو ان میں کوئی بھی سب سے بڑا نہ ہوا۔ اور جو سب سے بڑا اور سب پر غالب نہ ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔

یوں بھی دیکھو کہ کسی کام کا انتظام ٹھیک رکھنے کے لئے کسی ایک ہی شخص کو بڑا بنایا جاتا ہے۔ اسکول کا ہیڈ ماسٹر اور مدرسہ کا صدر مدرس ایک ہی ہوتا ہے۔ گھر میں سب سے بڑا کوئی ایک شخص ہوتا ہے۔ اسی طرح ملک کا سب سے بڑا صدر بھی ایک ہی ہوتا ہے۔

اگر ایسا نہ ہو۔ تو آپس میں اختلاف کر کے لڑ جائیں۔ اور انتظام خراب ہو جائے۔ اسی طرح اگر اس دنیا کے مالک کئی خدا ہوتے تو ہر ایک یہی چاہتا کہ سب لوگ اسی کی خدائی اور بڑائی کو مانیں۔ اور سب لوگ اسی کے حکم پر چلیں۔

دوسرے خدا دب کر رہیں۔ اس طرح لڑائی ہوتی اور دنیا اب تک ختم ہو گئی ہوتی۔ نہ زمین ہوتی، نہ آسمان، نہ ہوا ہوتی، اور نہ آگ و پانی۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ سورج پورب سے نکلتا اور پچھم میں ڈوبتا چلا آرہا ہے۔ دن، رات، جاڑا، گرمی اور برسات کا آنا جانا جیسے پہلے تھا اب بھی ویسے ہی ہے۔ جس طرح پہلے آم کے پیڑ میں آم اور انار کے پیڑ میں انار لگتے تھے۔ اب بھی اسی طرح لگتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ آم کے پیڑ میں انار اور انار کے پیڑ میں آم پھلنے لگیں۔

ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کا سارا کاروبار ایک ہی ذات و مالک کے ہاتھ میں ہے۔ جو اپنی قدرت، حکمت اور مرضی سے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور وہ ذات وہی ہے جس کو اللہ اور خدا کہا جاتا ہے۔



خدا ایک ہے

اگر دو خدا ہوتے سنسار میں — تو دونوں بلا ہوتے سنسار میں
خطرناک ہوتا زمانے کا رنگ — ہوا کرتی ہر روز دونوں میں جنگ
اِدھر ایک کہتا کہ میری سنو — اُدھر ایک کہتا "میاں چپ رہو"
اِدھر ایک کہتا کہ بھائی مرے — رہے آج دنیا میں بارش رہے
بگڑ کر اُدھر دوسرا بولتا — نہیں! آج ہے دھوپ کا فیصلہ
غرض جس طرح یہ اسے روکتا — اسی طرح وہ بھی اسے ٹوکتا
بگڑ کر چھڑی مارتا اک خدا — تو پھر دوسرا اس پہ چڑھ دوڑتا
خدا دونوں لڑتے لڑاتے یوں ہی — شب و روز فتنے اٹھاتے یوں ہی
زمیں کانپتی آسماں کانپتا — لڑائی سے سارا جہاں کانپتا
تو دنیا کے یہ بحر و بر خشک و تر — بہت جلد ہوجاتے زیر و زبر
یہ تارے یہ تاروں کے جھرمٹ میں چاند — بری طرح گر پڑتے ہو ہو کے ماند
نہ ہم ہوتے بچو! جہاں میں نہ تم — سرے سے جہاں، بلکہ خود ہوتا گم

حقیقت میں سب کا خدا ایک ہے
خدا کو جو مانے وہی نیک ہے

الفاظ	معانی
سنسار	دنیا
بحر	دریا
بر	خشکی، جنگل
خشک	سوکھی جگہ
تر	گیلی جگہ
زیروزبر	نیچے اوپر
ماند	بے رونق، تھکا ہوا



سوالات

۱۔ "اللہ ایک ہے۔" اس کی دلیل سمجھاؤ؟
۲۔ اگر کوئی کہے کہ خدا کئی ہیں۔ تو تم اس کو کیسے قائل کرو گے؟
۳۔ چوتھے اور پانچویں شعر میں خداؤں کی لڑائی کو کس طرح بتایا گیا ہے؟

اللہ ہی عبادت کے لائق ہے

بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اللہ پاک کو تو مانتے ہیں۔ اس کو مالک اور رب بھی کہتے ہیں۔ مگر عبادت اللہ کے سوا دوسروں کی بھی کرتے ہیں۔ جیسے وہ لوگ جو کسی مورت اور بُت کی پوجا کرتے ہیں۔ دیوی، دیوتا کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہیں۔ ان کو سجدہ کرتے ہیں۔ ان پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ ان کی منت مانتے ہیں۔ ان سے اولاد مانگتے ہیں۔ اور ان کی ناخوشی سے ڈرتے ہیں۔

ایسے لوگ اب بھی موجود ہیں۔ اور ہمارے حضرت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی موجود تھے۔ جب یہ لوگ ہمارے حضرت کے سمجھانے بجھانے سے سیدھی راہ پر آنے لگے۔ باپ دادا کی رسموں اور طور طریقہ کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے ان کو کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت سکھلایا۔

اس کلمہ کے ذریعہ ان کو بتایا کہ اللہ ہمارا مالک اور معبود ہے۔ ہم اس کے بندے اور غلام ہیں۔ جب وہ مالک ہے، خالق ہے تو عبادت کے لائق بھی وہی ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا ایسا نہیں ہے کہ اس کی عبادت اور بندگی کی جائے۔ اس لئے یہ سب کام جو تم کسی بت اور دیوی، دیوتا کے ساتھ کرتے ہو چھوڑ دو۔ یہ سب شرک ہے۔ شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ اللہ پاک اس گناہ کو معاف نہیں

کرے گا۔ صرف اللہ کو پوجو۔ اسی کی عبادت کرو۔ اسی کے حکم پر چلو۔ اسی کو سجدہ کرو۔ اسی سے مدد مانگو، دکھ درد میں اسی کو پکارو۔ اسی کی ناخوشی سے ڈرو۔ اپنی مرادیں اسی سے مانگو۔ وہ دور اور نزدیک سب کی سنتا ہے۔ اس سے مانگنے کے لئے کسی شخص کے وسیلہ اور واسطہ کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کو توحید کہتے ہیں۔ اور اس کے ماننے والے کو موحد کہتے ہیں۔ جن لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی ان باتوں کو مانا۔ سچے دل سے کلمہ پڑھا۔ وہ پکے مسلمان ہوئے۔ اللہ کے سوا سب کی عبادت کو چھوڑ دیا۔ جن کاموں سے آپ نے منع فرمایا سب سے باز آ گئے۔

مگر کیسا اندھیر ہے۔ کہ اب بہت سے مسلمان جو کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت کا اقرار کرتے ہیں۔ وہ اپنے بزرگوں، ولیوں اور شہیدوں کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کی قبروں پر سجدہ کرتے ہیں۔ ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ ان پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ مصیبت اور تکلیف میں انہی کو پکارتے ہیں۔ ان کی قبروں کا طواف کرتے ہیں۔ اور برکت کے لئے ان کی تصویریں اپنے گھروں میں رکھتے ہیں۔

غرض وہ سب کام جو حضرت کے زمانہ میں بُت اور مورت کو پوجنے والے اپنے دیوتاؤں کے ساتھ کرتے تھے۔ یا اس زمانہ میں غیر مسلم جو جو کام اپنے بزرگوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ وہی سب کام یہ نام کے مسلمان بھی اپنے بزرگوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کاموں کو روکنے کے لئے اسلام کے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہی میں ہم کو سکھایا گیا ہے کہ ہم اقرار کریں۔ اور اس بات پر ایمان لائیں کہ ______

"اللہ ہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کے سوا کوئی
دوسرا ایسا نہیں ہے۔ جس کی عبادت کی جائے۔"

اللہ پاک ہم کو گمراہی سے بچائے اور سیدھے راستہ پر قائم رکھے۔ آمین



سوالات

۱۔ بت اور مورت کو پوجنے والے اللہ کو مانتے تھے یا نہیں؟
۲۔ وہ لوگ عبادت کس کی کرتے تھے؟
۳۔ ان کو مسلمان ہونے کے بعد سب سے پہلے کیا سکھایا گیا؟
۴۔ شرک کس کو کہتے ہیں؟
۵۔ توحید اور موحد کے کیا معنی ہیں؟
۶۔ جو قبروں کو سجدہ کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں، وہ کون ہیں؟
۷۔ قبروں کو سجدہ کرنا، بزرگوں اور ولیوں کو مصیبت میں پکارنا اور ان سے مدد چاہنا۔
یہ سب کام کرنے والے کس کی عبادت کرتے ہیں؟
۸۔ ایسا کرنا کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت کے خلاف ہے یا نہیں؟

نظم

یہ سنتے ہی تھرا گیا گلّہ سارا
یہ راعی نے للکار کر جب پکارا
کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
لگاؤ تو لو اپنی اس سے لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم اسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم اسی کی طلب میں مرو جب مرو تم
مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی
نہیں اس کے آگے کسی کی بڑائی

الفاظ	معانی
گلہ	ریوڑ، یہاں مکہ کے کافر لوگ مراد ہیں۔
راعی	چرواہا، نگہبان، یہاں ہمارے رسول ﷺ مراد ہیں
واحد	ایک
اطاعت	حکم ماننا، تابع داری کرنا
لولگانا	آس لگانا، امید کرنا
غضب	غصہ، ناراضی
طلب	تلاش، ڈھونڈھنا
مبرا	پاک ہے، دور ہے، بری ہے



سوالات

۱۔ گلہ اور راعی سے کیا مراد ہے؟

۲۔ دوسرے اور تیسرے شعر میں شاعر نے کیا بات بتائی ہے؟

۳۔ کس شعر میں بتایا ہے کہ بھروسہ اللہ پر کرو؟

۴۔ کس شعر میں ہے کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں اور وہ سب سے بڑا ہے؟

آنحضرت ﷺ
اللہ کے بندے اور رسول ہیں

جب کلمۂ طیبہ، کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت کو ہم نے مانا اور مان کر یہ عقیدہ رکھا کہ اللہ ایک ہے۔ وہی سب کا مالک اور رب ہے۔ وہ سب سے بالا اور سب سے نرالا ہے۔ اس جیسا کوئی اور نہیں ہے۔ سب اسی کے اختیار اور قابو میں ہے۔ غائب و حاضر سب چیزوں کا جاننے والا وہی ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ تو ہم اللہ کی توحید پر ایمان لے آئے۔

اس کے بعد ہم پر لازم ہے۔ کہ ہم اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائیں۔ ان کی عزت کریں، محبت کریں، اور ان کا احسان مانیں کہ ان کی مہربانی سے ہم نے اپنے مالک، اپنے رب اور اپنے خدا کو جانا پہچانا۔ لیکن یہ عزت ایسی نہ ہو جس سے اللہ پاک کی شان میں بے ادبی ہو جائے۔ حضرت کی تعریف ایسے لفظوں میں نہ کرو جو اللہ کی شان کے لائق ہوں۔ جیسے یہ کہنا کہ حضرت بھی سب غائب اور حاضر چیزوں اور باتوں کو جانتے ہیں۔ دونوں جہان کے مالک و مختار ہیں۔ سب کو روزی و رزق دیتے ہیں۔

ایسا عقیدہ رکھنا اور منہ سے نکالنا سراسر شرک ہے۔ شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ جو شرک سے توبہ نہ کرے گا مرنے کے بعد ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتا رہے گا۔ اللہ پاک اس گناہ کو کبھی معاف نہ کرے گا۔

ایسے ہی خراب عقیدوں سے بچانے کے لئے ہم کو کلمہ شہادت میں اللہ کی توحید کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا گیا کہ ہم اس بات پر بھی ایمان لے آئیں اور یقین کر لیں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔ نہ وہ خدا ہیں اور نہ خدا کے کسی کام میں شریک اور ساجھی ہیں۔ وہ بشر اور انسان تھے۔ انسانوں کی طرح آپ کی پیدائش ہوئی۔ آپ کے ماں باپ بھی تھے اور بیوی بچے بھی۔ انسانوں کی طرح آپ کو بھوک و پیاس لگتی تھی۔ کھانا کھاتے تھے، پانی پیتے تھے، پیشاب پاخانہ کی بھی حاجت ہوتی تھی۔ اور ان سب ضرورتوں میں آپ اللہ کے محتاج تھے۔ اسی لئے ہمیشہ آپ اللہ کو یاد فرماتے اور دعا مانگا کرتے تھے۔

آپ ہمیشہ یہی فرمایا کرتے تھے کہ میں اللہ کا بندہ اور غلام ہوں۔ وہ میرا رب ہے، میرا مرنا اور میرا جینا سب اللہ کے اختیار میں ہے۔ آپ ہر کام اللہ کے نام سے شروع کرتے، ہر موقع پر اللہ کی بڑائی بیان کرتے، ہر بات کے لئے اللہ سے دعا کرتے، اور ہاتھ پھیلا پھیلا کر، رو رو کر جو کچھ مانگنا ہوتا اللہ ہی سے مانگتے۔ ہمیشہ اللہ کے سامنے عاجزی ہی ظاہر کرتے تھے۔ اس لئے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ اللہ کے سچے اور خالص بندے تھے۔

ہاں! اللہ کے بندے اور انسان ہونے کے ساتھ آپ کو یہ مرتبہ ملا کہ اللہ نے اپنے بندوں تک اپنا حکم پہنچانے کے لئے آپ کو چن لیا۔ اور آپ کو اپنا رسول بنایا۔ اس لئے مسلمان ہونے کے واسطے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اس بات پر بھی ایمان لائیں اور یقین کریں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

جب ہم آپ کو اللہ کا رسول مانیں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اب ہم نے یہ اقرار کر لیا ہے۔ کہ اس دنیا میں ہم اسی طریقہ پر اپنے سب کام کریں گے۔ جس طریقہ پر ہمارے رسول نے بتایا ہے کوئی کام ہم آپ کے حکم کے خلاف نہیں کریں گے۔

سوالات

۱۔ اللہ کی توحید کن باتوں کے ماننے سے ظاہر ہوتی ہے؟

۲۔ رسول اللہ کی عزت اور ان سے محبت ہم کو کیوں کرنی چاہیئے؟

۳۔ اللہ کے رسول کی شان کے لائق کون سی باتیں ہیں؟

۴۔ کچھ باتیں ایسی بتاؤ جو رسول اللہ ﷺ کے متعلق نہ کہنی چاہئیں۔

۵۔ آپ انسان تھے یا نہیں، انسان ہونے کا ثبوت دو؟

۶۔ آپ ؐ کس سے دعا کرتے تھے۔ کس سے اپنی حاجتیں مانگتے تھے اور کس کی عبادت کرتے تھے؟

۷۔ آپ اللہ کے بندے تھے اس کی دلیل بتاؤ؟

۸۔ انسان ہونے کے باجود آپ کو کیا خاص عزت دی گئی؟

۹۔ آپ کو اللہ کا رسول ماننے کا کیا مطلب ہے۔ اور یہ کس بات کا اقرار ہے؟

دین کیا ہے؟

اللہ کے پیارے نبی ﷺ نے اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گذارنے اور رہن سہن کے جو طریقے ہم کو بتائے ہیں اسی کا نام دین ہے۔ اس دین کی بنیاد تین چیزوں پر قائم ہے۔

(۱).........ایمان

(۲).........اسلام

(۳).........احسان

یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ انہی تین چیزوں کے مجموعہ کا نام دین ہے۔

ایمان۔ کا مطلب یہ ہے کہ ہم دل سے ان چھ باتوں کا یقین کریں۔

(۱) اللہ تعالیٰ موجود ہے۔ وہ ایک ہے۔ وہی مالک اور خالق ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔

(۲) فرشتوں پر ایمان لانا۔ جو کہ خدا کی ایک مخلوق ہے۔

(۳) اللہ پاک نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے قرآن مجید سے پہلے اور بہت سی کتابیں نازل کی ہیں۔

(۴) ہمارے آخر الزماں نبی سے پہلے اور بہت سے نبی اور رسول دنیا میں بھیجے جا چکے ہیں جن پر یہ کتابیں نازل ہوئی تھیں۔

(۵) قیامت آنے والی ہے۔

(۶) تقدیر حق ہے۔ یعنی اللہ پاک نے دنیا کی ہر چیز کو پیدا کرنے سے پہلے اس کا اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ اور اب سب اسی مقررہ اندازہ کے مطابق ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارا اچھا برا کام بھی۔

اسلام......کا مطلب یہ ہے کہ

(۱) ہم زبان سے اس بات کی گواہی دیں اور اقرار کریں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا ایسا نہیں جس کی عبادت کی جائے۔ اور یہ اقرار کریں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(۲) پانچوں وقت کی نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کی جائیں۔

(۳) اللہ کے دیئے ہوئے مال کی خاص مقدار میں سے ہر سال زکوٰۃ کی ایک مقررہ رقم نکالی جائے۔

(۴) ہر سال رمضان کے مہینہ میں پورے روزے رکھے جائیں۔

(۵) اگر وسعت اور طاقت ہو تو زندگی بھر میں کم از کم ایک مرتبہ خانہ کعبہ کا حج کیا جائے۔

یہی پانچ چیزیں اسلام کی بنیاد ہیں۔ ان کو اسلام کی عمارت کے پانچ ستون یا دیواریں بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہی اسلام کے پانچ رُکن ہیں۔

احسان۔۔ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اس خوبی کے ساتھ کی جائے کہ ہم اپنے مالک حقیقی کو دیکھ رہے ہیں۔ یا کم از کم یہ خیال ہو کہ ہم جس مالک کی عبادت کر رہے ہیں وہ ہم کو دیکھ رہا ہے۔ اس کو ہمارے ہر کام کی پوری خبر ہے۔ کام اچھا اور اس کی مرضی کے مطابق ہوگا تو اس کا بدلہ بھی اچھا عطا کرے گا۔ اور اگر ہمارا کام خراب اور اس کے حکم کے خلاف ہوگا تو وہ مالک ہم کو اس کی سزا دے گا۔

سوالات

۱۔ دین کس کو کہتے ہیں؟

۲۔ ایمان کس کو کہتے ہیں؟

۳۔ ''اسلام'' سے کیا مطلب ہے؟

۴۔ ارکان اسلام کس کو کہتے ہیں؟

۵۔ احسان سے کیا مراد ہے؟

۶۔ دین کی بنیاد کن چیزوں پر قائم ہے؟



فرشتے

خدا کی بے شمار مخلوق میں سے فرشتے بھی ایک مخلوق ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا ہے وہ ہم کو نظر نہیں آتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کبھی کوئی کام نہیں کرتے۔ اللہ پاک نے ان کو خاص خاص کاموں پر لگا دیا ہے۔ جن کے ذمہ جو کام ہے وہ اسی میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان میں چار فرشتے مشہور ہیں۔

(۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام یہی وہ فرشتے ہیں جو اللہ کا پیغام رسولوں کے پاس پہنچایا کرتے تھے۔ اسی کو وحی کہتے ہیں۔ ہمارے رسول ﷺ کے پاس بھی قرآن شریف کی آیتیں لے کر یہی حضرت جبرئیل اترا کرتے تھے۔

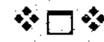
(۲) حضرت میکائیل علیہ السلام یہ بارش برسانے اور بندوں کو روزی پہنچانے کے کاموں پر مقرر ہیں۔

(۳) حضرت عزرائیل علیہ السلام یہ جان نکالنے کا کام انجام دیتے ہیں۔

(۴) حضرت اسرافیل علیہ السلام یہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے صور پھونکیں گے۔ جس سے ساری دنیا ختم ہو جائے گی۔

بعض فرشتے ایسے ہیں۔ جو ہر انسان کے ساتھ ہر وقت رہتے ہیں۔ اور

ان کی نیکیوں اور گناہوں ۔ دونوں قسم کے کاموں کو لکھتے رہتے ہیں ۔ جو قیامت کے دن اللہ کے سامنے پیش ہوں گے ۔ کچھ فرشتے قبر میں مردہ سے سوال وجواب کرنے کے لئے مقرر ہیں ان کو منکر نکیر کہتے ہیں ۔ ایسے بھی فرشتے ہیں جو ہمارے درود اور سلام کو رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے ہیں ۔ بعض فرشتے وعظ، نصیحت، نماز اور ذکر کی مجلسوں میں شریک ہوتے ہیں اور پھر اللہ کے سامنے ہمارے ان نیک کاموں کو پیش کرتے ہیں ۔



سوالات

۱۔ فرشتے کس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں؟
۲۔ فرشتے کیا کام کرتے ہیں اور ان کی کتنی تعداد ہے؟
۳۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا کام بتاؤ؟
۴۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کس کام کے لیے مقرر کیے گئے ہیں؟
۵۔ فرشتے گناہ کرتے ہیں یا نہیں؟
۶۔ کیا نماز اور وعظ کی مجلس میں فرشتے آتے ہیں؟
۷۔ جو فرشتے ہمارے ساتھ ہیں وہ کیا کام کرتے ہیں؟

اللہ کی کتابیں

تم جانتے ہو اللہ ہی ہمارا مالک ہے۔ ہم اس کے بندے اور غلام ہیں اور اس کے تابعدار ہیں۔ ہمارا کام یہی ہے کہ ہر حال میں اس کی بندگی اور تابعداری کریں۔ ہر کام میں اس کی مرضی کا خیال رکھیں۔ لیکن تم دیکھتے ہو کہ جب تک تمہارے ماں باپ یا استاد جی اپنی مرضی ظاہر نہیں کرتے اس وقت تک تم کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ان کی مرضی کا کون سا کام ہے۔ تم کسی کام کو کرتے ہوئے ڈرتے بھی ہو کہ ایسا نہ ہو کہ یہ کام ماں باپ یا استاد کی منشا کے خلاف ہو اور وہ ناراض ہو جائیں۔

تو بھلا بتاؤ کہ اللہ کی مرضی کو ہم اس کے بتائے بغیر کیسے جان سکتے تھے۔ ہر کام میں یہی ڈر رہتا کہ کہیں یہ اللہ کو ناپسند تو نہیں ہے۔ اور وہ ہمارے اس کام سے ناراض تو نہیں ہوگا۔

اس لئے اللہ پاک کی یہ مہربانی ہے کہ اس نے اپنی مرضی کے کام بتانے کے لئے کچھ اچھے اچھے انسانوں کو رسول اور نبی بنا کر دنیا میں بھیجا۔ اور ان پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ وحی نازل کی۔ اور احکام اور پیغامات بھیجے۔ ان ہی احکام اور پیغامات کو جن کتابوں میں لکھا گیا وہی آسمانی کتابیں کہلاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں جو باتیں لکھی تھیں وہ سب اللہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام

کے ذریعہ آسمان سے اتاری تھیں۔

جب تک رسول اور نبی دنیا میں رہتے لوگ ان کی باتوں پر عمل کرتے رہتے تھے۔ اور جب وہ دنیا سے گذر جاتے تو آہستہ آہستہ لوگ ان کی باتوں کو بھول جاتے اور اللہ کی کتابوں کو پڑھنا چھوڑ دیتے جس کے نتیجہ میں نیکی دب جاتی اور برائی کے کام زیادہ ہونے لگتے تھے۔

بعض شریر اور نالائق لوگ اللہ کی کتابوں میں کانٹ چھانٹ شروع کردیتے۔ اللہ کے حکم کو مٹادیتے اور اس کی جگہ اپنی مرضی کے مطابق کوئی اور حکم لکھ دیتے۔ جب اس کانٹ چھانٹ کی وجہ سے اللہ کی بھیجی ہوئی اصلی کتاب نہیں ملتی۔ تو لوگ اور زیادہ بُرے کام کرنے لگتے۔

جب برائی بڑھ جاتی اور گناہ کے کام زیادہ ہونے لگتے تو پھر اللہ تعالیٰ دوسرا رسول اور دوسری کتاب بھیج دیتا۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ سب سے آخر میں ہمارے حضرت آئے۔ اور آخری کتاب قرآن شریف آپ کو ملی۔

اللہ کی بھیجی ہوئی کل کتابیں کتنی ہیں۔ یہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے ہاں چار کتابیں مشہور ہیں۔ ان کا کچھ حال تم کو بتاتے ہیں۔

۱- توریت:

یہ کتاب اللہ کے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام جس قوم کے نبی تھے۔ اس کو یہود اور یہودی کہتے ہیں۔ یہود نے اس کتاب میں بہت ردّ وبدل کرڈالا ہے۔ بلکہ اس وقت جو توریت موجود ہے وہ موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے تین سو برس بعد لکھی گئی تھی۔ (مقدمہ سیرۃ النبی)

۲- زبور:

یہ کتاب اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام پر اتاری گئی تھی۔ اس کتاب میں بھی لوگوں نے کمی بیشی کردی تھی۔

۳- انجیل:

یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی تھی۔ جب عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھالیا گیا تو ان کے بعد ان کی امت نے اس میں بھی تبدیلی کر ڈالی۔ اصل انجیل اب دنیا میں کہیں موجود نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو عیسائی کہتے ہیں۔

۴- قرآن پاک:

یہ کتاب جیسی نازل ہوئی تھی ویسی ہی اب تک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گی۔ یہ کتاب اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ پر اتری تھی اب اس کتاب کو ماننا ضروری ہے۔ جو اس کتاب پر ایمان نہ لائے گا۔ اس کی کوئی نیکی اور عبادت اللہ کے یہاں قبول نہیں ہوگی۔

قرآن شریف کے علاوہ اور جو آسمانی کتابیں ہیں ان کے بارے میں ہم اتنا تو مانتے ہیں کہ یہ بھی اللہ کی طرف سے اتری تھیں۔ مگر اس وقت ان میں جو باتیں لکھی ہیں۔ وہ سب باتیں ہم نہیں مانتے۔ کیوں کہ لوگوں نے ان کتابوں میں بہت پھیر بدل کر دیا ہے۔ اب ہم ان کی وہی باتیں ٹھیک مانتے ہیں جو قرآن شریف کے موافق ہیں۔ اور جو باتیں قرآن شریف کے خلاف ہیں ان کو ہم نہیں مانتے۔

سوالات

۱۔ رسولوں کو اللہ تعالیٰ نے کس لئے بھیجا تھا؟
۲۔ آسمانی کتاب کس کو کہتے ہیں؟
۳۔ ایک کتاب اور ایک رسول کے بعد دوسری کتاب اور دوسرے رسول کیوں آتے تھے؟
۴۔ توریت کس کتاب کا نام ہے؟
۵۔ موسیٰ علیہ السلام کس قوم کے نبی تھے؟
۶۔ اب جو توریت موجود ہے وہ کب لکھی گئی تھی؟
۷۔ انجیل کس کتاب کا نام ہے؟
۸۔ عیسائی کون لوگ ہیں؟
۹۔ قرآن شریف کس کتاب کا نام ہے؟
۱۰۔ قرآن شریف کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں کی باتوں کو ماننا چاہیے یا نہیں؟

قرآن اور حدیث

تم پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہو کہ اللہ کی طرف سے جو کتابیں اللہ کے رسولوں پر اتاری گئیں ان میں سب سے آخری کتاب قرآن شریف ہے۔ یہ سب کا سب ایک مرتبہ نہیں اترا ہے۔

ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے بچپن کا زمانہ گذر گیا۔ جوانی بھی گذر گئی۔ جب آپ کی عمر چالیس برس کی ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کا پیغام لے کر آپ کے پاس آئے قرآن کی کچھ آیتیں آپ پر نازل کی گئیں۔ اور اسی دن سے آپ اللہ کے رسول بنائے گئے۔ اور قرآن کا اترنا شروع ہوا۔

رسول ہونے کے بعد آپ تیئیس برس اس دنیا میں زندہ رہے تیرہ سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں گذارے۔ اس مدت میں قرآن شریف بھی تھوڑا تھوڑا موقع بہ موقع اترتا رہا۔ اور تیئیس برس میں اس کے تیس پارے پورے ہوئے۔

جب کوئی سورت یا آیت نازل ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لکھوا دیا کرتے تھے۔ اور بہت سے مسلمان اس کو زبانی بھی یاد کر لیا کرتے تھے۔

قرآن شریف سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئی تھیں۔ ان میں لوگوں نے ردوبدل کر دیا تھا۔ اس لئے حضرت کو قرآن کی حفاظت کا بڑا خیال تھا۔ لوگوں کو اس

کے الفاظ بھی یاد کرائے۔ اور اس کے معنیٰ مطلب کو بھی خوب سمجھایا۔ اس کے ہر حکم پر خود عمل کیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی جن کو صحابہ کہتے ہیں اس پر عمل کرایا۔

حضرت ﷺ قرآن کے حکموں اور آیتوں کے مطلب کو کبھی زبانی بتایا کرتے تھے۔ کبھی عمل کر کے لوگوں کو سمجھاتے تھے۔ کبھی لوگوں کو کوئی اچھا کام کرتے دیکھتے تو اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرماتے۔ کبھی لوگ خراب کام کرتے تو اس پر ٹوک دیتے۔

آپ ﷺ کی انہی باتوں کو حدیث کہتے ہیں۔ قرآن کا صحیح مطلب حدیث ہی سے سمجھ میں آتا ہے۔ اس لئے مسلمان وہی ہے جو قرآن اور حدیث دونوں کو مانے۔

قرآن کے الفاظ آج بھی اسی طرح موجود ہیں جس طرح حضرت کے زمانہ میں تھے۔ اور حدیثوں کے ذریعہ اس کے معنیٰ اور مطلب بھی محفوظ ہے۔ اس لئے نہ اب کسی نئے رسول کے آنے کی ضرورت ہے۔ اور نہ کسی نئی کتاب کی، اب قیامت تک کے لئے ہمارے اور ساری دنیا کے واسطے قرآن اور حدیث دونوں چیزیں کافی ہیں۔ اور دین کا یہی سیدھا راستہ ہے۔

اگر تم پوچھو کہ قرآن شریف تو ہمارے پاس موجود ہے۔ مگر حدیث کہاں ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اچھے اچھے اور بڑے بڑے نیک اور بزرگ عالموں نے جن کو محدثین کہتے ہیں۔ بڑی محنت اور تحقیق سے حدیثوں کو بھی کتابوں میں جمع کر دیا ہے۔ یہ کتابیں عربی زبان میں ہیں لیکن ان کتابوں کے ترجمے بھی ہو گئے ہیں۔

حدیث کی سب سے زیادہ معتبر اور صحیح کتاب کا نام بخاری شریف ہے۔ اور اس کے بعد دوسری کتاب ہے۔ جس کا نام مسلم شریف ہے۔ ان دو کتابوں کے علاوہ حدیث کی اور بھی کتابیں ہیں۔ جیسے ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ ان چھ کتابوں کو ''صحاح ستہ'' بھی کہتے ہیں۔

چمن اسلام میں جو دین کی باتیں ہم تم کو بتا رہے ہیں۔ وہ قرآن اور حدیث ہی کی باتیں ہیں۔ ان باتوں پر خود بھی عمل کرو اور دوسروں کو بھی بتا کر عمل کراؤ۔



سوالات

۱۔ کیا قرآن شریف ایک ہی دفعہ اترا تھا؟

۲۔ حضرت پر جب قرآن شریف نازل ہوا اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟

۳۔ پورا قرآن کتنے برس میں اترا؟

۴۔ مکہ میں آپ کتنے سال رہے اور مدینہ میں کتنے سال؟

۵۔ آنحضرت نے قرآن کی حفاظت کیسے کی؟

۶۔ صحابہ کن کو کہتے ہیں؟

۷۔ حدیث کس کو کہتے ہیں؟

۸۔ جو حدیث نہ مانے وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

۹۔ حدیث کی سب سے زیادہ معتبر کتاب کا نام بتاؤ؟

مشہور نبیوں کے نام

اللہ پاک نے تمام انسانوں کو برائی سے بچانے اور بھلائی کا راستہ بتانے کے لئے ہر زمانہ میں کچھ انسان ایسے پیدا کئے جو نیکی اور بھلائی کا نمونہ بنے۔ یہ سب اگرچہ اللہ کے بندے ہی تھے۔ مگر بڑے سچے نیک اور پاکیزہ اخلاق تھے۔ ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہتے تھے۔

جب یہ دیکھتے کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے مالک کو چھوڑ کر کسی بت، یا درخت، پتھر یا قبر وغیرہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو ان کو بڑا دکھ ہوتا اور بڑے بے چین ہوتے اور ہر طرح سمجھانے کی کوشش کرتے کبھی جہنم کے عذاب سے ڈراتے اور کبھی نیک کاموں کے کرنے پر جنت کی خوش خبری سناتے۔ انہی اللہ کے نیک بندوں کو نبی اور رسول کہتے ہیں۔

نبی کے معنیٰ خبر دینے والا۔ اور رسول کے معنیٰ پیغام لانے والا چونکہ اللہ کے یہ نیک بندے انسانوں کو اللہ کے حکموں کی خبر دیتے ہیں اور اس کا پیغام سناتے ہیں اس لئے ان کو نبی اور رسول کہتے ہیں۔ پیغمبر بھی ان کو اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ اللہ کا پیغام لانے والے ہیں۔

سب نبی اور رسول لوگوں کو پہلے اللہ کی طرف بلاتے۔ اور اس کی وحدانیت کا اقرار کراتے تھے۔ جب لوگ اللہ کو اچھی طرح سمجھ لیتے تو پھر نبی ان کے چال

چلن اور رہن سہن کو درست کرتے تھے۔

نبیوں کی یہ تعلیم تھی کہ اللہ ہی سب کا خالق اور مالک ہے۔ وہ ایک ہے۔ اور اس کی خدائی میں کوئی دوسرا شریک اور ساجھی نہیں ہے۔ وہی عبادت اور سجدہ کے لائق ہے۔ اسی کا حکم اعلیٰ ہے۔ اور اسی کا قانون سب سے بالا ہے۔ سب لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ اور اپنے ہر اچھے برے کام کا حساب دیں گے۔

نبیوں کی پوری گنتی ہم کو نہیں بتائی گئی۔ اس واسطے کسی خاص گنتی اور تعداد پر ہم کو یقین نہیں کرنا چاہئے۔ یہی عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اللہ کے جتنے نبی اور رسول آئے وہ سب سچے اور برحق تھے۔ ہاں اب نبیوں کے آنے کا سلسلہ ہمارے رسول ﷺ پر ختم ہوگیا۔ اب کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ البتہ عیسیٰ علیہ السلام جو زندہ آسمان پر اٹھالیے گئے تھے۔ وہ پھر آخر زمانہ میں آسمان سے دنیا میں اتریں گے اور قرآن وحدیث پر عمل کریں گے۔ اپنی آسمانی کتاب انجیل پر عمل نہیں کریں گے۔ کیونکہ آخر الزماں نبی حضرت محمد ﷺ کے آنے کے بعد پہلے نبیوں کی کتابوں پر عمل کرنے سے اللہ راضی نہیں ہے۔

سب نبیوں کے نام تو ہمیں نہیں بتائے گئے۔ البتہ اللہ پاک نے چند مشہور نبیوں کا حال قرآن شریف میں بیان کیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام
۲۔ حضرت ادریس علیہ السلام
۳۔ حضرت نوح علیہ السلام
۴۔ حضرت ہود علیہ السلام
۵۔ حضرت صالح علیہ السلام

۱۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
۱۴۔ حضرت ہارون علیہ السلام
۱۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام
۱۶۔ حضرت سلیمان علیہ السلام
۱۷۔ حضرت زکریا علیہ السلام

۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام
۷۔ حضرت لوط علیہ السلام
۸۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام
۹۔ حضرت اسحاق علیہ السلام
۱۰۔ حضرت یعقوب علیہ السلام
۱۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام
۱۲۔ حضرت شعیب علیہ السلام
۱۸۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام
۱۹۔ حضرت الیاس علیہ السلام
۲۰۔ حضرت الیسع علیہ السلام
۲۱۔ حضرت ذوالکفل علیہ السلام
۲۲۔ حضرت یونس علیہ السلام
۲۳۔ حضرت ایوب علیہ السلام
۲۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۲۵۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

سب نبیوں پر اللہ کا سلام اور اللہ کی رحمت نازل ہو۔



سوالات

۱۔ نبی، رسول اور پیغمبر کے معنیٰ بتاؤ؟
۲۔ نبی دنیا میں کب آتے تھے؟
۳۔ ان نبیوں کی تعلیم کیا تھی؟
۴۔ اب کوئی نیا نبی آئے گا یا نہیں؟
۵۔ کیا عیسیٰ علیہ السلام پھر آسمان سے اتریں گے؟
۶۔ کیا اللہ قرآن کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں پر عمل کرنے سے راضی ہوگا یا نہیں؟
۷۔ مشہور پیغمبروں کی کل گنتی کتنی ہے؟
۸۔ سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی کا نام بتاؤ؟

قیامت حق ہے

جن باتوں پر ایمان لانا اور دل سے یقین کرنا اور حق جاننا ضروری ہے۔ ان میں قیامت بھی ہے۔ قیامت کا مطلب یہ ہے کہ ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، آدمی اور جان دار اور بے جان سب چیزیں فنا اور ختم ہو جائیں گی۔ صرف اللہ پاک کی ذات جو ہمیشہ سے ہے باقی رہ جائے گی۔ اور ہمیشہ باقی رہے گی۔ وہ کبھی فنا نہ ہوگی۔

ان تمام چیزوں کے فنا ہو جانے کی صورت یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام بہت زور سے صور میں پھونک ماریں گے۔ اس کی وجہ سے بڑی ڈراونی آواز پیدا ہوگی۔ تمام آدمی اور جانور مر جائیں گے۔ اور ہر چیز ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تباہ و برباد ہو جائے گی۔

پھر کچھ دنوں کے بعد اللہ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے۔ اس سے سب آدمی زندہ ہو جائیں گے۔ جو قبروں میں دفن ہیں وہ بھی اٹھ کھڑے ہوں گے اور اللہ کے سامنے حاضر کئے جائیں گے۔

اللہ پاک ان سے دنیا کے اچھے اور برے سب کاموں کا حساب لے گا۔ جن لوگوں نے اچھے کام زیادہ اور برے کام کم کئے ہوں گے ان کی برائیوں کو اللہ پاک معاف کر کے ان کو جنت میں پہنچا دے گا۔ اور جن لوگوں نے برائیاں زیادہ

کی ہیں اور نیکیاں کم تو ان کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں ڈال دے گا۔ اسی طرح جن لوگوں نے دنیا میں شرک کے کام کئے ہوں گے ان کو بھی اللہ تعالیٰ دوزخ میں ڈال دے گا۔ اور وہ ہمیشہ اس میں جلتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے کاموں کی توفیق دے اور دوزخ کی آگ سے بچائے۔ آمین۔



سوالات

۱۔ قیامت کس کو کہتے ہیں؟

۲۔ قیامت کس طرح قائم ہوگی؟

۳۔ پہلی بار صور پھونکنے سے کیا اثر ہوگا۔ اور دوسری بار صور پھونکنے سے کیا اثر ہوگا؟

۴۔ قیامت کے دن اللہ پاک بندوں کے ساتھ کیا سلوک کرے گا؟

جنت اور دوزخ

جو لوگ دنیا میں قرآن اور حدیث کے مطابق زندگی گذارتے ہیں۔ بُرے عقیدوں اور بُرے کاموں سے بچتے ہیں۔ نیکی اور بھلائی کے کام کرتے ہیں اللہ پاک ان سے خوش ہوتا ہے۔ اور مرنے کے بعد ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

جنت میں اونچے اونچے محل ہیں۔ پھل اور پھول کے باغ ہیں شہد اور دودھ کی نہریں ہیں۔ جو لوگ اس میں داخل ہوں گے۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ کبھی بوڑھے نہ ہوں گے۔ وہاں کی کوئی بھی نعمت کبھی ختم نہ ہوگی۔ جس وقت جس چیز کو دل چاہے گا فوراً مل جائے گی۔ ہر پھل کا ذائقہ، خوشبو اور رنگ الگ الگ ہوگا۔ جنت میں آرام ہی آرام ہوگا کسی بات کی تکلیف نہ ہوگی۔

اپنے لئے اور اپنے ماں باپ کے لئے اور اپنے استادوں کے لئے دعا کیا کرو کہ اللہ سب کو جنت نصیب کرے۔

اور جو لوگ اللہ کے نافرمان ہیں۔ گناہ کا کام کرتے ہیں۔ قرآن شریف اور حدیث کے حکموں پر عمل نہیں کرتے۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ دوزخ کو جہنم بھی کہتے ہیں۔ یہ عذاب کا گھر ہے۔ اس میں جو لوگ جائیں گے وہ بڑی تکلیف میں رہیں گے۔

جہنم میں اتنی تیز آگ ہے کہ اگر اس کی ایک چنگاری بھی دنیا میں گر جائے تو

پوری دنیا جل کر راکھ ہو جائے۔ بھلا بتاؤ جب ہم اس دنیا کی آنچ کو برداشت نہیں کر سکتے تو دوزخ کی آگ کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔

جہنم میں بڑے بڑے زہریلے سانپ اور بچھو ہیں۔ اگر ان میں سے ایک سانپ بھی دنیا کی طرف پھنکار مار دے تو سارے کھیت، باغ اور درخت اس کے زہر کی گرمی سے جل جائیں اور پھر برسوں زمین پر کوئی چیز نہ اُگے۔

خدا ہی جانتا ہے کہ دوزخ میں ایسے کتنے سانپ اور بچھو ہیں۔ جو اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کو ڈسیں گے اور ڈنک ماریں گے۔

لوگ دوزخ کی آگ اور سانپ اور بچھو کے زہر سے بے چین ہو جائیں گے اور موت کی تمنا کریں گے۔ لیکن وہاں موت بھی نہیں آئے گی۔ اور نہ وہاں رونے، پیٹنے اور چلانے سے کوئی مدد کو آئے گا۔

ان عذاب سے چھٹکارا پانے کی یہی صورت ہے کہ اس دنیا میں جب تک زندہ ہیں۔ قرآن وحدیث کے مطابق اچھے کام کریں۔ اور برائی سے بچیں۔

اللہ پاک ہم سب کو دوزخ کے عذاب سے بچائے اور جنت میں جگہ دے۔ آمین۔



سوالات

۱۔ جنت میں کون لوگ داخل ہوں گے؟
۲۔ جنت میں کیا کیا چیزیں ملیں گی؟
۳۔ دوزخ کیسے لوگوں کا ٹھکانا ہے؟
۴۔ دوزخ کے عذاب کی کچھ کیفیت بیان کرو؟
۵۔ دوزخ کے عذاب سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

اسلام اور نماز

یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ مسلمان وہ ہے جو اسلام کو مانے۔ اور یہ بھی تم پہلے پڑھ چکے ہو۔ کہ اسلام کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے آدمی دل کے یقین کے ساتھ زبان سے اقرار کرے کہ ہمارا معبود اللہ ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے سچے رسول ہیں۔ اللہ کی عبادت کا جو طریقہ انھوں نے بتایا ہے۔ ہم اسی کو مانیں گے۔ اور اسی پر چلیں گے۔

ان دونوں باتوں کا اقرار کرنے کے بعد اسلام کی بنیاد اس بات پر رکھی گئی ہے۔ کہ آدمی پانچوں وقت کی نماز پابندی کے ساتھ پڑھے۔ جو شخص دل سے ان دونوں باتوں کا سچا اقرار کرے گا۔ وہی پابندی کے ساتھ پانچوں وقت کی نماز بھی پڑھے گا۔ اسی واسطے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ کے فرمان بردار اور نافرمان بندوں میں فرق کرنے والی چیز یہی نماز ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینا مسلمان کا کام نہیں ہے۔ ہمارے حضرت نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب بچہ کی عمر سات برس کی ہو جائے تو اس کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے۔ اور جب بچہ دس برس کا ہو جائے۔ اور کہنے سننے سے بھی نماز پڑھنے کا خیال نہ رکھے۔ جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے تو اس کو مار کی سزا دے کر نماز کا پابند بنانا چاہیئے۔

دیکھو بچو! ہمارے حضرت نے نماز کی کیسی تاکید فرمائی ہے۔ اس لئے نماز کا بہت دھیان رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کھیل کود یا پڑھنے لکھنے میں لگے رہو اور نماز کا وقت چلا جائے۔ نماز وقت پر اور مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ پڑھا کرو۔

لیکن نماز پڑھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ آدمی پاک ہو۔ جسم اور کپڑوں پر پیشاب پاخانہ کی گندگی نہ لگی ہو۔ مصلّی بھی پاک ہونا چاہیئے۔ نماز سے پہلے وضو کرنا بھی ضروری ہے۔ بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے اب وضو کا طریقہ سیکھو۔



سوالات

سچا مسلمان کون ہے؟

۲۔ اللہ کے فرماں بردار اور نافرمان بندوں میں فرق کیسے معلوم ہوگا؟

۳۔ جو بچے بڑے ہو جائیں اور جان بوجھ کر نماز نہ پڑھیں۔ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرنے کا حکم ہے؟

۴۔ نماز کہاں پڑھنا چاہیئے؟

۵۔ جو بچہ پیشاب کر کے دھوتا نہیں ہے۔ کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

وضو کا طریقہ

جب نماز کا وقت ہو جائے اور تم کو پیشاب، پاخانہ کی حاجت ہو تو پہلے اس سے فارغ ہو لو۔ اس کے بعد مسواک کرو۔ پانی کا لوٹا اپنے بائیں ہاتھ کی طرف رکھو اور اگر نل سے وضو کرو تو اس بات کا خیال رکھو کہ پانی زیادہ خرچ نہ ہو۔ بعض بچے ٹونٹی کھول کر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور پانی بے کار گرتا جاتا ہے۔ ایسا نہ کیا کرو۔ قیامت کے روز پانی کا بھی حساب دینا ہوگا۔

وضو شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھو۔ اس کے بعد پہنچوں تک تین دفعہ ہاتھ دھوؤ۔

اس کے بعد تین مرتبہ کلی کرو۔ اگر مسواک نہ کی ہو۔ تو دانتوں کو انگلی سے مل لو۔

پھر ناک میں تین مرتبہ پانی ڈال کر ناک صاف کرو اور جھاڑو پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر پیشانی کے بالوں سے تھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں تک پورا چہرہ دھوؤ۔ اسی طرح تین دفعہ دھوؤ۔ (چہرہ پر پانی کا چھپکا اس طرح مارو کہ چھینٹیں نہ پڑیں)۔

پھر دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوؤ۔

پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوؤ۔

اگر انگلیوں میں انگوٹھی، چھلا یا کلائیوں میں تنگ چوڑی وغیرہ ہو تو اس کو ہلالو۔ تا کہ پانی اس کے نیچے بھی پہنچ جائے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو تر کر کے پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرو۔ سر کے مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو تر کر کے پیشانی پر رکھ کر سر پر پھیرتے ہوئے گدی تک لے جاؤ۔ اور پھر گدی سے سر کے دائیں بائیں پھیرتے ہوئے پیشانی تک لے آؤ۔

پھر ایک مرتبہ دونوں کانوں کا مسح کرو۔ کانوں کے مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو دائیں کان کے اندر کے حصہ میں اور بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو بائیں کان کے اندر کے حصہ میں پھیرو۔ اسی طرح دونوں انگوٹھوں کو دونوں کانوں کے پیچھے پیچھے نیچے اوپر پھیرو۔

پھر آخر میں دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ۔ پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں۔ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے اندر خلال بھی کرو۔

وضو میں ہاتھ، چہرہ، پاؤں سب کو خوب اچھی طرح مل کر دھوؤ۔ اس کا خیال رکھو کہ بال برابر بھی جگہ سوکھی نہ رہے۔ ورنہ وضو نہیں ہوگا۔

وضو سے فارغ ہونے کے بعد رومالی پر چھینٹے مارو۔ وضو کرنے کے بعد یہ دعا کرو۔

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾

"میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اے اللہ! مجھے داخل کر دے ان لوگوں میں جو بہت توبہ کرنے والے ہیں اور ان لوگوں میں جو پاک رہنے والے ہیں۔"

یہ بھی یاد رکھو کہ وضو کر لینے کے بعد پیشاب پاخانہ کرنے یا ہوا نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ بغیر دوبارہ وضو کئے نماز نہ پڑھو۔



سوالات

۱۔ وضو شروع کرنے سے پہلے کیا کرنا چاہیئے؟

۲۔ وضو کا برتن کس طرف رکھنا چاہیئے؟

۳۔ کیا وضو کے وقت ٹونٹی کھلی چھوڑ دینا چاہیئے؟

۴۔ وضو کس طرح کیا جائے گا؟

۵۔ سر کا مسح کر کے بتاؤ؟

۶۔ وضو کے بعد کی دعا سناؤ؟

اذان

ہر فرض نماز کے ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت مقرر کر دیا ہے۔ وقت ہی کی خبر دینے کے واسطے مسجد میں اذان دی جاتی ہے۔ اذان سننے کے بعد نماز پڑھنے کی غرض سے فوراً مسجد میں جانا چاہیئے۔ اذان دینا بھی بہت ثواب کا کام ہے۔ اذان دینے والے کو مؤذن کہتے ہیں۔

تم بھی اذان کے کلمات کو زبانی یاد کرلو۔ اور جب موقع ملے اذان دے دیا کرو۔ اس میں شرم نہ کرو۔ اذان کے کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (یہ دونوں کلمے ایک سانس میں کہو)

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (یہ دونوں کلمے ایک سانس میں کہو۔)

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (ایک سانس میں کہو۔)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (ایک سانس میں کہو۔)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ایک سانس میں کہو۔)

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ایک سانس میں کہو۔)

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ (" " ")

آؤ نماز کے لئے

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ (" " ")

آؤ نماز کے لئے

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (" " ")

آؤ کامیابی کی طرف

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (" " ")

آؤ کامیابی کی طرف

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (" " ")

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (" " ")

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔

اذان کا طریقہ:

جب اذان دینے کا ارادہ ہو تو وضو کے بعد قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ۔ شہادت کی انگلیوں کے پوروں کو دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال لو۔ اور اذان کے کلمے اونچی آواز سے کہو۔ ہر کلمہ صاف اور صحیح ادا کرو۔ جلدی مت کرو۔ جب حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہو تو چہرہ داہنی طرف کرلو۔ اور جب حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہو تو بائیں طرف کرلو۔ مگر صرف چہرہ پھراؤ۔ سینہ قبلہ ہی کی طرف رکھو۔

فجر کی اذان:

صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ دو سانس میں یہ بھی کہو اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ (نماز سوئے رہنے سے بہتر ہے)

دعاء:

جب اذان ختم ہوجائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

﴿اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ﴾

ترجمہ:- اے اللہ! اے اس کامل بلاوے کے مالک! اور اے اس نماز کے مالک جو کھڑی ہونے والی ہے۔ حضرت محمد (ﷺ) کو جنت کا بلند مقام اور فضیلت عطا فرما۔ اور آپ کو اس مقام محمود پر بھیج۔ جس کو تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

اذان کا جواب:

جب کوئی دوسرا شخص اذان دے رہا ہو تو بات چیت بند کر کے توجہ سے سنو۔ اور جو کلمہ مؤذن کہے وہی کلمہ تم بھی اپنی زبان سے کہو۔ اسی کو اذان کا جواب دینا کہتے ہیں۔ البتہ جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو اس کے جواب میں کہو۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت مگر اللہ کی مدد سے)۔

صبح کی اذان کا جواب بھی اسی طرح دیا جائے گا۔

سوالات

۱۔ اذان کس مقصد سے دی جاتی ہے؟

۲۔ اذان دینے والے کو کیا کہتے ہیں؟

۳۔ اذان دینے کا طریقہ کیا ہے؟

۴۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے وقت منہ کس طرف ہونا چاہیئے؟

۵۔ اذان جلدی جلدی کہنا چاہیئے یا ٹھہر ٹھہر کر؟

۶۔ فجر کی اذان میں اور دوسرے وقتوں کی اذان میں کیا فرق ہے؟

۷۔ جو شخص اذان سنے اس کو کیا کہنا چاہیئے۔ اور اس کہنے کو کیا کہتے ہیں؟

۸۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں کیا کہنا چاہیئے؟

۹۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں کیا کہنا چاہیئے؟

۱۰۔ اذان کے بعد کی دعاء سناؤ؟

تکبیر (اقامت)

اذان تو دور کے لوگوں کو نماز کے وقت کی خبر دینے کے لئے کہی جاتی ہے۔ لیکن جب فرض نماز کے لئے جماعت کھڑی ہونے لگتی ہے تو آس پاس کے لوگوں کو اس کی خبر دینے کے واسطے پھر وہی اذان والے کلمے دوبارہ کہے جاتے ہیں۔ اس کو تکبیر اور اقامت کہتے ہیں۔

اذان اور اقامت میں تھوڑا سا فرق یہ ہے کہ اذان کے شروع میں اللہ اکبر چار مرتبہ کہتے ہیں۔ اور اقامت میں دو ہی مرتبہ ایک سانس میں کہیں گے۔ اس کے علاوہ باقی کلمے جو اذان میں دو مرتبہ کہے جاتے ہیں۔ وہ اقامت میں ایک ایک مرتبہ کہے جائیں گے۔ البتہ پچھلے دونوں کلمے جیسے اذان میں کہے جاتے ہیں ویسے ہی اقامت میں کہے جائیں گے۔

اذان اور اقامت میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حی علی الفلاح کے بعد ایک سانس میں دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ کہیں گے۔ اور اقامت کے سب کلموں کو جلد از جلد ادا کریں گے۔

تکبیر اور اقامت اس طرح کہی جائے گی۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (ایک سانس میں)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (ایک سانس میں)

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ایک سانس میں)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ('' '' '')

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ('' '' '')

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ('' '' '')

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ('' '' '')

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ('' '' '')

اور اگر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے ساتھ سب کلمے اذان کی طرح کہے جائیں تو یہ بھی جائز ہے۔

اذان کی طرح تکبیر کے کلمات کا بھی جواب دیا جائے۔ لیکن جب تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کہا جائے تو اس کے جواب میں کہنا چاہیئے۔ اقامها الله وادامها (اے اللہ اس نماز کو قائم اور باقی رہے)



سوالات

۱۔ تکبیر یا اقامت کس کو کہتے ہیں؟

۲۔ اقامت کس مقصد سے کہی جاتی ہے؟

۳۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کب کہا جاتا ہے؟

۴۔ اس کے جواب میں کیا کہنا چاہیئے؟

۵۔ تکبیر اور اذان میں کس کس بات کا فرق ہے؟

۶۔ تکبیر کے پورے کلمات سناؤ؟

نماز کے کام اور ان کے نام

نماز پڑھنے کا پورا طریقہ تو ہم تم کو بعد میں بتائیں گے۔ پہلے تم نماز کے کچھ کاموں کے نام یاد کرلو۔

قبلہ: جس طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس کو قبلہ کہتے ہیں۔ اور اس طرف منہ کرنے کو ''قبلہ رو ہونا'' کہتے ہیں۔

تکبیر تحریمہ: نماز شروع کرنے کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

رفع یدین: دونوں ہاتھوں کو اٹھانا۔

دعاء ثنا: وہ دعا جو تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھی جائے۔

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھنا۔

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا۔

سورۂ فاتحہ: الحمد کی سورت۔

رکوع: جھکنا۔

سجدہ: پیشانی کو زمین پر رکھ دینا۔

تسبیح: رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا۔

قومہ: رکوع کے بعد کھڑا ہونا۔

تسمیع: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا۔

تحمید: رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔

جلسہ: دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا۔

جلسۂ استراحت: دونوں سجدوں سے سر اٹھانے کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا۔ اس کے بعد دوسری یا چوتھی رکعت پڑھنے کے لئے کھڑا ہونا۔ اس بیٹھنے کو جلسۂ استراحت کہتے ہیں۔

قعدہ: التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھنا۔

تشہد: التحیات پڑھنا۔

درود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ اور اَللّٰھُمَّ بَارِکْ آخر تک پڑھنا۔

تورّک: جس رکعت میں سلام پھیرنا ہو اس میں داہنے پاؤں کے پنجہ کو زمین پر رکھ کر انگلیاں قبلہ کی طرف مڑی ہوئی رکھنا۔ اور بائیں پاؤں کو داہنی پنڈلی کی طرف نکال کر ران پر بیٹھنا۔

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہنا۔



سوالات

۱۔ قبلہ کس کو کہتے ہیں؟

۲۔ رفع یدین کے کیا معنی ہیں؟

۳۔ تعوذ اور تسمیہ کس کو کہتے ہیں؟

۴۔ قومہ، جلسہ، تسمیع اور تحمید کے معنی بتاؤ؟

۵۔ قعدہ اور تشہد کس کو کہتے ہیں؟

۶۔ سلام کس کو کہتے ہیں؟

نماز میں کیا پڑھا جاتا ہے؟

نماز کی ترکیب جاننے سے پہلے ان سب چیزوں کو زبانی یاد کرلو جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں۔

نماز میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ اور سورتیں بھی پڑھی جاتی ہیں۔ اس لئے پہلے کچھ چھوٹی بڑی سورتیں قرآن شریف میں دیکھ کر یاد کرلو۔

دعاء ثنا: جو تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ

اے اللہ دوری ڈال دے میرے اور میرے گناہوں کے درمیان جیسا کہ

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ

دوری ڈالی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے۔ اے اللہ! مجھے صاف کردے گناہوں

الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

سے جیسا کہ صاف کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے۔ اے اللہ! دھودے میرے گناہوں کو پانی سے اور برف سے اور اولوں سے۔

رکوع کی دعاء:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے رب کی جو بزرگی والا ہے۔

یہ دعا تین مرتبہ یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھی جائے۔

سجدہ کی دعاء:

سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے رب کی جو بہت بلند ہے۔

یہ دعا بھی تین مرتبہ یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھی جائے۔

جلسہ کی دعاء:

جو دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے۔ یہ ہے:

﴿اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ﴾

''اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت دے اور مجھے روزی دے۔''

تشہد:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ

تمام وہ عبادتیں جو زبان کے ذریعہ ہوتی ہیں اور وہ تمام عبادتیں جو بدن کے ذریعہ ہوتی ہیں۔

وَالطَّیِّبَاتُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

اور وہ تمام عبادتیں جو حلال مال کے ذریعہ ہوتی ہیں اللہ کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر

اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ

سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ

مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

بیشک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

درود شریف:

اگر سلام پھیرنا ہو تو اس درود شریف کو التحیات کے بعد پڑھا جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت فرما محمد پر۔ اور محمد کی آل پر

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

جیسا کہ تو نے رحمت فرمائی ہے ابراہیم پر اور ابراہیم کے آل پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بے شک تو تعریف کے لائق بزرگی والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ برکت نازل کر محمد پر اور محمد کی آل پر

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

جیسا کہ تو نے برکت نازل کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بیشک تو تعریف کے لائق بزرگی والا ہے۔

درود شریف کے بعد کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا

اے اللہ بے شک میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر ظلم بہت

وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

اور نہیں بخش سکتا ہے میرے گناہوں کو مگر تو ہی

فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ

پس بخش دے مجھ کو بخش دینا اپنی طرف سے اور مجھ پر رحم کر

اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

بے شک تو بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری فتنہ سے مسیح دجال کے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ

اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری حیات کے فتنوں سے اورموت کے فتنوں سے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ

اے اللہ بے شک میں پناہ چاہتاہوں تیری گناہ سے اور قرض سے۔

فرض نمازوں کے بعد کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

اے اللہ تو سلام ہے اور تیری ہی طرف سے سلام ہے

تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

تو برکت والا ہے اے جلال والے اور عزت والے

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ

اے رب میری مدد کر اپنے ذکر پر اور اپنے شکر پر

وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

اور اپنی اچھی عادت پر نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

نہیں ہے کوئی شریک اس کا اسی کے لئے بادشاہی اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ

ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ نہیں ہے کوئی روکنے والا

لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ

اس چیز کو جس کو تو دے اور نہیں ہے کوئی دینے والا جس چیز کو تو روک دے ۔

وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اور نہیں فائدہ پہنچا سکتا کسی مال دار کو تیرے عذاب سے اس کا مال ۔



سوالات

۱۔ دعاء ثناء کب پڑھی جاتی ہے؟

۲۔ دعاء ثناء پڑھ کر سناؤ؟

۳۔ رکوع، سجدہ اور جلسہ کی دعائیں سناؤ؟

۴۔ التحیات سناؤ؟

۵۔ درود شریف سناؤ۔ اور بتاؤ یہ نماز میں کب پڑھا جائے گا؟

۶۔ نماز کے بعد کی دعائیں سناؤ؟

۷۔ سورۂ فاتحہ اور اس کے علاوہ کچھ اور سورتیں زبانی سناؤ؟

تمت

ہماری چند اہم مطبوعات

